روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

جمعرات 23 دسمبر 2004ء 10 ذیقعد 1425 ہجری 23 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 289

خوبصورت جواب

حضرت صفیہؓ کو ایک دفعہ کسی اور زوجہ رسولؐ نے کہا کہ تم تو یہودی کی بیٹی ہو اور ہم خاندان نبوی سے ہیں۔ ان کو سخت صدمہ ہوا اور رسول اللہؐ کو بتایا تو آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ میرا خاوند محمد ہے۔ میرا باپ ہارون اور میرا چچا موسیٰ ہے۔

(جامع ترمذی کتاب المناقب باب فضل ازواج النبی حدیث نمبر 3827)

رشتہ ناطہ کے بارے میں زریں نصائح

رشتہ طے کرتے وقت دین کو ترجیح دینا ضروری ہے

یتیموں، بیواؤں اور شادی کے قابل افراد کے رشتے کروانا معاشرے کی ذمہ داری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 دسمبر 2004ء بمقام بیت السلام فرانس کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 دسمبر 2004ء کو بیت السلام فرانس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے رشتہ ناطہ کے بارے میں زریں نصائح فرمائیں۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا اردو ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور نے سورۃ النور آیت نمبر 33 تلاوت فرمائی جس کے بعد فرمایا آجکل شادی بیاہ کے بہت سے مسائل سامنے آتے ہیں۔ روزانہ خطوں میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ لڑکیوں کی طرف سے، عورتوں کی طرف سے، بچیوں کے رشتہ کے مسائل ہیں۔ بیواؤں کے رشتوں کے مسائل ہیں۔ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادی کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے درمیان جو غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہیں شادیاں کراؤ۔ اگر غریب ہوں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا۔ اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس پر عمل کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا واضح حکم ہے کہ معاشرے میں اگر نیکیوں کو فروغ دینا ہے تو معاشرے میں جو شادیوں کے قابل بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کرانے کی کوشش کرو۔ اس زمانے میں غلام تو نہیں لیکن بہت سے ممالک میں غربت ہے اور غربت کی وجہ سے شادی نہیں ہوتی تو جماعت ان لوگوں کی مدد بھی کرتی ہے معاشرے کا کام یہ ہے کہ چاہے وہ بیوائیں ہوں یا غریب لوگ ہوں ان کی شادیاں کرانے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح معاشرہ بہت سی قباحتوں سے پاک ہو جائے گا۔ بعض معاشرے بیواؤں کی شادی کو ناپسند کرتے ہیں لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مقابلہ میں وہ جھوٹی روایات ہیں جو دوسرے مذاہب یا غیروں کے بگڑے ہوئے مذہب کا حصہ بن کر ہمارے اندر جڑ پکڑ رہی ہیں ان کو نکالنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ عزیز رشتہ داروں کو حکم ہے کہ اگر کوئی شادی کی عمر میں بیوہ ہو جائے تو تم اس کے رشتہ کی کوشش کرو لیکن رشتہ کرنا یا نہ کرنا بیوہ کا حق ہے اس کو بہر حال مجبور نہ کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ شادی کے معاملے میں بیوہ اپنے بارے میں فیصلہ کرنے میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے جبکہ کنواری سے اجازت لی جائے اس کا خاموش رہنا اجازت تصور کیا جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہوسکتی ہیں۔ مال، خاندان، حسن و جمال یا اس کی دینداری۔ فرمایا کہ تو دیندار عورت کو ترجیح دے۔ اللہ تیرا بھلا کرے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ رشتہ کرتے وقت دینداری کو دیکھنا چاہئے۔ اگر بچیوں کی دینداری دیکھیں گے تو آنحضرت ﷺ کی دعاؤں کے وارث بھی بنیں گے اور اپنی نسل کو بھی دین پر چلتا ہوا دیکھنے والے ہوں گے۔

آنحضرت ﷺ نے یہ تلقین فرمائی ہے کہ بلوغت کی عمر کو پہنچنے پر عورت و مرد کی شادی کر دو۔ اور بیوائیں بھی اگر جوانی کی عمر میں ہیں یا شادی کی خواہش مند ہیں تو ان کی شادیاں کرو۔ صرف ذاتی دنیاوی فائدے اٹھانے کے لئے گھروں میں لڑکیوں کو نہ بٹھائے رکھو۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ پورے معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ شادی کے قابل لوگوں کی شادیاں کروانے کی طرف پوری توجہ دے۔ بعض لوگ خاندانوں، ذاتوں اور شکلوں وغیرہ کے مسئلے میں الجھ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ نے فیصلہ فرمایا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں، حقیقی عزت کا باعث تقویٰ ہے تو پھر ان چیزوں کے چکر میں نہیں پڑنا چاہئے۔

حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے رشتے کرنے کی توفیق دے۔ اور قرآنی حکم کے مطابق یتیموں، بیواؤں اور ہر ایک کے رشتے کروانے کی توفیق دے۔ اور جن بچیوں کے والدین ان کے رشتوں کی وجہ سے پریشان ہیں ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔

بے پردگی کے نقصانات

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔ یہی عورتوں کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر ان کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات ہی صاف ہے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ لیکن یہ بات ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہوں اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو تو ان کے تعلقات کس قدر خطرناک ہونگے۔

(ملفوظات جلد...... صفحہ 134)

وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

میں آپ لوگوں کو برابر تحریک کرتا رہا ہوں کہ وقف جدید کو مضبوط بنانا ضروری ہے لیکن اب تو کام کی وسعت کی وجہ سے اس کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالوں میں ترقی دی ہے وہاں آپ کو سلسلہ کی ترقی کیلئے بھی دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے کہ آپ وقت کی آواز کو سنیں۔ خدا کرے کہ آپ آسمان کی آواز کو بھی سنیں اور زمین کی آواز کو بھی سنیں تا کہ آپ کو سرفرازی حاصل ہو۔'' (الفضل 31 دسمبر 1959ء)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

خطبہ جمعہ

اپنی عبادتوں کو زندہ کریں۔ باجماعت نمازوں کی طرف ابھی بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہوجائے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی سالوں میں ہونے والی ترقیات کو دنوں میں واقع ہوتے دیکھیں گے۔

ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے

(خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22/اکتوبر 2004ء بمطابق 22/اخاء 1383 ہجری ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔لندن)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت 187 تلاوت کی اور فرمایا۔

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ 'اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

رمضان کے شروع ہوتے ہی یہ خیال دل میں فوراً پیدا ہو جاتا ہے کہ کیونکہ یہ برکتوں والا مہینہ ہے اور اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اس لئے عموماً لوگ (۔) کی طرف بھی زیادہ رخ کرتے ہیں۔ (۔) کی حاضری بھی بڑھتی ہے۔ فجر کی نماز کی حاضری بھی بعض دنوں سے زیادہ ہو جاتی ہے، جتنی عام دنوں میں مغرب یا عشا کی نماز پر۔ بلکہ مجھے کسی نے لکھا تھا، پہلے یا دوسرے روزے کی بات ہے کہ آج (۔) فضل میں فجر کی حاضری اتنی تھی کہ ہال بھرنے کے بعد بھی لوگ اِدھر اُدھر نماز کے لئے جگہ تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ دنیا کے اور شہروں اور ملکوں سے بھی یہی اطلاعیں آ رہی ہیں کہ ماشاء اللہ (۔) اللہ تعالیٰ کے فضل سے آجکل بڑی رونق دکھا رہی ہیں۔ دل خوش ہوتا ہے کہ لوگوں کو خیال آیا اور دنیاوی دھندے چھوڑ کر، آرام دہ بستروں کو چھوڑ کر، صبح اٹھنے، تہجد پڑھنے، روزہ رکھنے اور پھر (۔) میں نماز کے لئے آنے، ایک خدا کی عبادت کرنے، اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کو بخشوانے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ یہ توجہ اللہ تعالیٰ رمضان میں اپنے بندوں پر فضل کرتے ہوئے بخشش کے جو دروازے کھولتا ہے اس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

انسان کیونکہ غلطیوں کا پتلا ہے دن میں بھی روزانہ کئی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ کئی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو موقع دیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کی جائے۔

لیکن یاد رکھیں کہ حدیث کے الفاظ ہیں کہ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہے۔ اب دیکھیں ایمان کا تقاضا کیا ہے۔ ایمان کیا تقاضا کرتا ہے۔ کیا یہ کہ گیارہ مہینے عبادت کی طرف، نمازوں کی طرف حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ ہو اور بارہویں مہینے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تا کہ گزشتہ گناہ بخشے جائیں۔ نہیں، ایمان کا تقاضا ہے کہ جو عہد تم نے اللہ سے کیا ہے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے، حضرت مسیح موعود سے ایک احمدی نے جو عہد کیا ہے ان کو پورا کرے۔ جو تبدیلیاں ایک رمضان میں پیدا کی ہیں ان تبدیلیوں کو اب اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ عہد بھی کرنا ہے کہ آئندہ اب ان برائیوں کو ہم نے اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دینا۔ پھر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑے گی اور گزشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ رمضان سے، روزے سے متعلق جو احکامات ہیں قرآن کریم میں ان آیات کے بیچ میں رکھی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دنوں اپنے بندوں پر پیار کی نظر ڈالنا چاہتا ہے۔ بھولے بھٹکوں کو واپس لانا چاہتا ہے۔ ان کی عبادتوں کے معیار اونچے کرنا چاہتا ہے تا کہ اس کے صحیح عبد دنیا میں پیدا ہوتے رہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ میرے بندے سے یہاں مراد عاشقانِ الٰہی ہیں، اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں۔ اب دیکھیں عاشق کون ہوتے ہیں۔ سچے عاشق تو اپنے محبوب کی ہر بات مانتے ہیں۔ دنیاوی محبوبوں میں تو بری بھلی ہر قسم کی بات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو ایسی ہے جس میں سوائے نفع کے اور ہے ہی کچھ نہیں۔ نفع ہی نفع ہے۔ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہر خیر کا وہ سرچشمہ ہے اور ہر برائی سے وہ بچانے والا ہے۔ ہر تکلیف سے وہ نجات دینے والا ہے۔ وہ کہتا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا کا جواب دوں گا۔ اب سچا عاشق کیا مانگتا ہے۔ سچا عاشق محبوب سے اس کا قرب مانگتا ہے۔ اور جب قرب حاصل ہو جائے، ایک دوسرے پر یقین پیدا ہو جائے تو ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔ یہاں تو یہ بھی یکطرفہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قرب ملنا ہے تو فائدہ بھی صرف ہمیں ہونا ہے اور پھر یہ جو ہے کہ صرف فائدہ اٹھانے تک بات نہیں رہتی بلکہ یہ کہ جب تم اس کا قرب پالو گے تو پھر کچھ قربانیاں کرنی پڑیں گی، ان کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔

آگے اللہ تعالیٰ مزید کھول کے فرماتا ہے کہ کون میرے بندے ہیں جن کو مَیں جواب دیتا ہوں۔ فرمایا وہ میرے بندے ہیں، وہ میرے عاشق ہیں جو میری بات پر لبیک کہتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے جو باتیں کی ہیں جن پر لبیک کہنا ہے وہ کیا ہیں۔ وہ حقوق اللہ ہیں، وہ حقوق العباد ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں، وہ بندوں کے حقوق ہیں۔ مستقل مزاجی سے اس کی عبادت بجا لائیں۔ جن باتوں سے روکا ہے ان سے رک جائیں۔ جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں سات سو حکم ہیں۔ جب

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

رمضان میں قرآن کریم کا مطالعہ کریں گے، گہرائی سے مطالعہ کریں گے، ترجمہ پڑھیں گے تو ان احکامات کا بھی پتہ لگ جائے گا۔ جب پتہ لگ جائے گا تو ان احکامات پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرنی ہے۔ اور نیک نیتی سے کی گئی کوشش پھر نیکیوں میں بڑھاتی بھی ہے۔ تو یہی سچے عاشق کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر لبیک کہنا، ان پر عمل کرنا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے جو ہر عاشق سے ایک جیسے معیار قربانی کا مطالبہ کرے۔ بلکہ ہر ایک کی استعداد کے مطابق، ہر ایک کی طاقت کے مطابق قربانی کا حکم ہے، یا احکامات پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنے اور ان میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

پھر فرمایا کہ مجھ پر ایمان لائیں تا کہ ہدایت پائیں۔ اب کامل ایمان بھی یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کی جائے۔ پھر یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ ایسی چیزیں ہیں جو ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس لئے اس آیت میں جو یہ لکھا ہے کہ میری بات پر لبیک کہیں وہ باتیں یہی ہیں کہ اعمال صالحہ بجالائیں، نیک اعمال بجالائیں۔ نیکیوں پر قائم ہوں اور پھر عبادت کرتے ہوئے دعائیں مانگیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے قریب ہوں۔ فرمایا کہ پھر میں تمہارا دوست بنوں گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے ۔(۔) (البقرۃ: 258) کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہوتا ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ دوستی اور ایمان تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرے گا۔ اور پھر یہ کہ قرب عطا کرتا چلا جائے گا، اس میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ یہ قرب ایسا نہیں کہ ایک جگہ رکنے والا ہے۔ وہ دعاؤں کو بھی سنے گا۔

لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قرب اس کی قربت اور دعاؤں کی قبولیت کچھ شرائط کے ساتھ ہے۔ پہلی تو یہی کہ اس کا عبد بن کے رہنا ہے۔ خالص اس کا ہونا ہے۔ خالص ہو کر اس کی عبادت کرنی ہوگی۔ اس کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھنا ہوگا۔ پھر یہ کہ جب بھی مانگنا ہے اس سے مانگنا ہے۔ یہ نہیں کہ دل میں چھوٹے چھوٹے خدا بنائے ہوں۔ جس سے کوئی فائدہ پہنچ رہا ہو اس کی جھوٹی سچی تعریفیں بھی شروع کر دیں۔ بعضوں کو افسروں سے فائدہ پہنچتا ہے تو وہ ان کو یا ان کے بچوں کو خوش کرنے کے لئے بعض دفعہ نمازیں تک ضائع کر دیتے ہیں اور ان کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ باتیں قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں کہ جب بھی تم کوئی کام کر رہے ہو، دنیاداری کا بھی کام کر رہے ہو تو تمہاری یہ دنیاداری یہ تمہاری نمازوں میں روک نہ بنے، تمہاری عبادتوں میں روک نہ بنے۔ تمہاری کاروباری مصروفیات تمہیں عبادتوں سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ ان کی ملکہ سے کوئی میٹنگ تھی، گئے ہوئے تھے، تو کچھ دیر کے بعد انہوں نے بڑی بے چینی سے اپنی گھڑی دیکھنی شروع کر دی۔ آخر ملکہ کو پتہ لگا اس نے پوچھا۔ آپ نے کہا ایک خدا ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور اب میرا اس کی عبادت کا وقت ہے۔ تو یہ جرأت ہونی چاہئے کہ کوئی بڑے سے بڑا افسر یا بادشاہ بھی ہو، اس کے سامنے بالکل نہیں جھجکنا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سامنے کوئی بھی ہستی نہیں ہے۔ یہ تو سب دنیاوی چیزیں ہیں۔ آخر اس کو اپنے عملہ کو بھی کہنا پڑا کہ آئندہ یہ خیال رکھنا کہ ان کے نمازوں کے وقت اگر آئیں تو خود ہی بتا دیا کرو۔ تو یہ جرأت ہر احمدی کو دکھانی چاہئے۔

پھر یہ بھی شرط ہے کہ رسول کی اطاعت کرنی ہے، جو احکامات دیئے ہیں جو ارشادات فرمائے ہیں جس طرح ہمیں نصیحت کی ہے جو ہم سے توقعات رکھی ہیں جس طرح کام کر کے دکھائے ہیں اس طرح کرنا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود نے ہمیں جو تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پھر یہ بھی یقین رکھنا ہوگا اور ایک مومن کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے، اور سننے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اگر اپنے جذبات میں اور دعاؤں میں شدت پیدا ہونے کے باوجود دعا قبول نہیں ہوتی تو پھر یا تو ہمارے دعا مانگنے کے طریق میں کوئی کمی ہے یا ہماری دوسری کمزوریاں اور حقوق کی عدم ادائیگی آڑے آ گئی ہے۔ حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے، لوگوں کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے، لوگوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے روکیں پڑ رہی ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ کام یا مقصد جس کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں ہمارے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ خود بھی فیصلہ کرتا ہے۔ یا اگر دو آدمیوں کے حق کا معاملہ ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کون زیادہ حقدار ہے اس لئے بہتر حقدار کو حق مل جاتا ہے۔ لیکن نیک نیتی سے اور خالص ہو کر مانگی گئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ کسی اور وقت کام آ جاتی ہیں اس دنیا میں یا اگلے جہان میں۔ اس لئے دعائیں مانگنے میں کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر اور دعا کے ساتھ ہی ہے۔ اس لئے ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتے چلے جانا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: **اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعائیں سنتا ہے جو بے صبری نہیں دکھاتے اور یہ نہیں کہتے کہ میں نے بہت دعائیں کر لیں اور اللہ تعالیٰ تو سنتا ہی نہیں۔ یہ کفر ہے، ایمان سے دور لے جانے والی باتیں ہیں۔ ایک مومن کو ہمیشہ اس سے بچنا چاہئے ایک احمدی کو ہمیشہ ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔**

حضرت اقدس مسیح موعود نے اللہ تعالیٰ کے دعاؤں کے قبول کرنے یا اس رنگ میں قبول نہ کرنے کے بارے میں جس طرح بندہ مانگتا ہے، فرمایا یہ تو دو دوستوں کی طرح کا معاملہ ہے۔ کبھی دوست اپنے دوست کی مان لیتا ہے کبھی دوست سے اپنی منواتا ہے۔ اسی طرح خدا معاملہ کرتا ہے۔ لیکن بظاہر جو ایک مومن کی دعا خدا ردّ کرتا ہے یہ بھی اصل میں اس کے فائدے کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ (یہ الفاظ میرے ہیں شاید آگے پیچھے اصل الفاظ ہوں) بہرحال یہی مفہوم ہے۔

تو اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود مزید فرماتے ہیں کہ: ’’یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے‘‘۔ بڑا آسان طریقہ ہے مجھے سمجھنے کا اور دلیل حاصل کرنے کا۔ ’’اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو مَیں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین تک پہنچتا ہے‘‘۔ جب اللہ تعالیٰ سنتا ہے تو جواب بھی دیتا ہے نہ صرف اپنی ہستی کا یقین دلواتا ہے بلکہ یہ بھی یقین دلاتا ہے کہ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ ’’لیکن‘‘ شرط ہے کہ ’’چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں‘‘۔ اب یہ خدا ترسی اور تقویٰ کی حالت وہ اللہ تعالیٰ کو آواز سنوانے کے لئے پیدا کرنی ہوگی۔ ’’نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے‘‘۔

(ایام الصلح صفحہ 31 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 649)

تو فرمایا تقویٰ ہو، خدا ترسی ہو اور اللہ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو اور اللہ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آواز سنوں گا۔ پھر یہ کہ ایمان ہو۔ میرے پہ ایسا ایمان ہو، یہ یقین ہو کہ خدا ہے اور خدا کی ذات کا یہ یقین پہلے دل میں ہونا چاہئے۔ معرفت تامہ سے یعنی گہرائی میں جا کر تجربہ سے خدا تعالیٰ کی ہر صفت کی پہچان ہونے سے پہلے یہ یقین ہو کہ خدا ہے۔ وہ جو آیا ہے کہ (۔) کہ غیب پر ایمان ہو۔ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیب بھی خدا کا نام ہے۔ تو فرمایا کہ ہر تجربہ سے پہلے یہ یقین ہو کہ خدا ہے اور وہ بے انتہا صفات کا حامل ہے، سب قدرتیں اور طاقتیں

رکھتا ہے۔ جب اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھو گے، اس کے آگے جھکو گے، اس سے دعائیں مانگو گے تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی مکمل پہچان ہوگی، عرفان حاصل ہوگا، تجربہ ہوگا، قبولیت دعا کے نشانات دیکھو گے۔ تو یہ چیزیں اور معیار ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں بتائے اور جو آپ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس یقین کے ساتھ جب ہم دعائیں مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ سنے گا۔ یہ نہیں کہ منہ سے تو کہہ دیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہے اور ایمان ہے لیکن جو اس کے احکامات ہیں ان پر عمل نہ ہو۔ نمازیں سال کے سال صرف رمضان میں پڑھنے کی کوشش کی جارہی ہو یا کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، بہت فضل ہے جماعت پر کہ دوسروں کے مقابلے میں جماعت کی ایک بڑی تعداد نمازیں ادا کرنے والی ہے، نمازیں پڑھنے والی ہے۔ لیکن باجماعت نمازوں کی طرف ابھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس میں ابھی بہت کمی ہے۔

تو یہ رمضان ہمیں ایک دفعہ پھر موقع دے رہا ہے کہ ہم خدا کے آگے جھکیں جس طرح جھکنے کا حق ہے۔ اس کی عبادت کریں، جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کا یقیناً جواب دے گا۔ اور یہ عہد کریں کہ آئندہ ہم ان عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ اگر یہ ہو جائے تو اس سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی سالوں میں ہونے والی ترقیات کو دنوں میں واقع ہوتے دیکھیں گے۔ اس لئے مَیں پھر یہی کہوں گا کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں۔ دوسروں کے پاس دعائیں کروانے کی بجائے (بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ اپنا اپنا ایک حلقہ بنایا ہوا ہے، وہاں دعائیں کروانے کے لئے جاتے ہیں، اور خود توجہ نہیں ہوتی)۔ خود اللہ تعالیٰ کی ذات کی قدرتوں کا تجربہ حاصل کریں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ: ’’پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں‘‘۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعاگو بزرگ بنائے ہوئے ہیں۔ اور وہ بزرگ بھی میرے نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ مَیں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، مَیں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے۔ نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنا اثر ڈالتے رہیں گے۔ اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن مَیں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفۂ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ اِناَّلِلّٰہ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہوگا۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کے کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلا کے مقابلے پر جو آچکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔

(ترمذی کتاب الدعوات ۔باب ما جاء فی عقد التسبیح باللّٰہ)

فرمایا کہ سب سے محبوب عافیت ہے۔ یعنی نیکی، پارسائی، بری باتوں سے رکنا۔ یہی چیزیں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اور دعاؤں میں جب ان نیکی کی راہوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگو گے تو گزشتہ ابتلاؤں سے بھی حفاظت میں آنے کے سامان کرو گے اور آئندہ کے ابتلاؤں سے بھی بچتے رہو گے۔ پس یہ دعائیں کرنا بھی ایک مستقل عمل ہے جس سے رحمت کے دروازے کھلتے رہیں گے۔ اور ہم گزشتہ اور آئندہ آنے والی ابتلاؤں سے بھی محفوظ رہیں گے۔

رحمت اور فضل کے دروازوں کا (۔) میں نماز پڑھنے کے لئے آنے والوں سے بھی تعلق ہے۔ اس لئے (۔) میں آنے اور جانے کی دعا سکھائی گئی ہے جس میں فضل اور رحمت کے دروازے کھولنے کے لئے دعا مانگی گئی ہے تاکہ (۔) کے اندر بھی اور باہر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا سایہ رہے۔ اور ہمارا کوئی فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف نہ ہو۔ اپنے دنیاوی دھندوں میں بھی یا دنیاوی کاروبار بھی کوئی آدمی کر رہا ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کے عافیت طلب کرنے کی وجہ سے اس پر رحمت برسا رہا ہوگا۔ اس کی نمازوں کی وجہ سے اس کی دعاؤں کی وجہ سے، اس پر رحمت برسا رہا ہوگا۔ اور یہ رحمت کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے کیونکہ وہ دنیاوی کاموں میں بھی نیکی کو رائج کرنے والا ہوگا، نیک باتوں کو پھیلانے والا ہوگا اور اس کے لئے کوشش کر رہا ہوگا۔ تو یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا باعث بنتی ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں؟۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو دوں؟، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔

(ترمذی کتاب الدعوات ۔باب ما جاءِ فی عقد التسبیح باللہ)

یہ رمضان کے ساتھ کوئی شرط نہیں ہے یہاں تو رمضان کے علاوہ بات ہو رہی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو بخشتا بھی ہوں، میں اس کو دیتا بھی ہوں، اس کی باتوں کا جواب بھی دیتا ہوں۔ تو یہ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے ایک موقع دیا ہے عبادتوں کی عادت ڈالنے کا۔ اس لئے اب ہر احمدی کو یہ عادت مستقل ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

(ترمذی کتاب الدعوات ۔باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

پس یہ جو مَیں نے کہا کہ مستقل مزاجی سے عام حالات میں بھی توجہ پیدا ہونی چاہیئے یہ حدیث بھی ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ صرف تکلیف اور ضرورت کے وقت ہی اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارنا بلکہ

مستقل اس کے آگے جھکے رہنا ہے۔ اس کو پکارتے رہو۔ اس کے احکامات پر عمل کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کی تکلیف برداشت نہیں کرسکتا تمہاری اس حالت میں تمہیں دیکھ کے تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے تمہاری طرف دوڑتا ہوا آئے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے مَیں اس وقت اس کے ساتھ ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔ (ترمذی کتاب الدعوات۔ باب فی حسن الظن باللّٰہ عز و جل)

پس ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا ہر فعل اور ہر عمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والا ہر قدم ایسا ہو جس سے اللہ تعالیٰ دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور ہمیں اپنے پیار کی چادر میں لپیٹ لے۔

حضرت ابراہیم بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالنون یعنی حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی وہ یہ ہے کہ لَآاِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ (۔) دعا کو جو بھی .... کسی ابتلاء کے وقت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(ترمذی کتاب الدعوات۔ باب ما جاء فی عقد التسبیح باللّٰہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات (یہ جو حضرت یونسؑ کی قوم کا واقعہ ہوا تھا یہ اس بارے میں ہے) فرد قرارداد جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 155 جدید ایڈیشن) یعنی اگر کوئی فیصلہ ہو بھی گیا ہو تب بھی وہ بدلا جاتا ہے۔ پس صدقہ خیرات اور دعا بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''مَیں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ مَیں نُصْحًا لِلّٰہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذاب الٰہی اور مصائبِ شدیدہ کے لئے سِپر کا کام دیتا ہے۔ (یعنی ڈھال کا کام دیتا ہے)۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (۔)۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو''۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 134 جدید ایڈیشن) اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کر رہے ہیں۔

پھر ایک روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے۔ بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے۔ تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ یعنی صدق دل سے مانگی گئی جو دعا ہے اس کو ردّ نہیں کرتا اس کو قبول کر لیتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ان اللّٰہ حییی کریم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگیں صدق دل سے مانگنا چاہئے۔ گزشتہ گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگی جائے اور آئندہ کے لئے نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔ اور پھر اس کے لئے کوشش بھی کی جائے تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور ان کے جدا جدا مقام ٹھہرائے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کو چشمۂ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی و قالی دعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کر کے دعا کو قابل مضحکہ سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے۔ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے''۔ یہاں شرط یہ لگائی کہ دعا کو کمال تک پہنچا دے۔ ''خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے''۔ اگر دعا قبول نہیں بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت عطا ہو جاتی ہے۔ گو کام اس طرح نہیں ہوتا جس طرح اس کی خواہش ہو۔ ''اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے''۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 236-237)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے تو آپ دعا کرتے (یہ بڑی جامع دعا ہے) اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر، جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو۔ اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش جس سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی بھی ابتلاء کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ ہی دنیا ہمارا مبلغ علم ہو۔ (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی نہ رہے) اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب ہو اور گزارش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے''۔ (یعنی خاک چھاننے میں برکت ہے۔ ایسی کوشش کرنے میں برکت ہے)۔ ''کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے۔ اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے۔ اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں، پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو، لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تُو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی''۔ یعنی دل کی جو گھٹی ہوئی کیفیت ہے وہ کھل جائے گی اور دعا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ اور ''یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا

ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے۔ گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے‘‘۔

(الحکم جلد نمبر 7 نمبر 31 مورخہ 24/ اگست 1903ء صفحہ 3)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے‘‘۔ (یعنی پانی کا طوفان ہے جو کشتی بن جاتا ہے جو بچانے والی ہے)۔ ’’ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔ اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ وار از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق و وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو۔ اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ‘‘۔ چھوٹی چھوٹی دنیاوی باتوں اور جھگڑوں سے بچو جو روزمرہ ہر ایک کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ ’’دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا یہی وہ خوارق ہے‘‘۔

تو جب تبدیلی پیدا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی نئی شان دکھاتا ہے۔ فرمایا خدا تو وہی ہے جو پہلے خدا ہے۔ خدا اب نہیں بدلا بلکہ تم لوگوں کی تبدیلی کی وجہ سے تمہارے ساتھ اس کا سلوک بدل گیا ہے۔

فرمایا: ’’غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو (۔) نے سکھائی ہے‘‘۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 222-224)

تو تمام یہ دعائیں جو ہیں، آخر میں نتیجہ یہ نکالا کہ یہ اسی وقت دعاؤں کا رنگ رکھیں گی جب تم نمازوں کی پابندی بھی کرو گے کیونکہ نماز میں یہ ساری باتیں آ جاتی ہیں۔

اللہ کرے کہ ہمیں وہ عرفان حاصل ہو جو کہ خدا کے قریب تر کرنے والا ہو۔ اور ہماری دعاؤں میں وہ کیفیت پیدا ہو جس سے ہماری روح پگھل کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر بہہ جائے اور بہتی رہے۔ ہم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنے والے ہوں اور ہماری (۔) ہمیشہ نمازیوں سے بھری رہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دنوں میں بھری ہوئی ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو ہمیشہ جذب کرتے چلے جائیں۔

اب کچھ میں اس بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو میں نے گزشتہ جمعہ کو تحریک کی تھی یعنی یہاں کی (۔) کے بارے میں۔ ہارٹلے پول اور بریڈفورڈ کی (۔) کے لئے یو۔کے کی ذیلی تنظیموں کو توجہ دلائی تھی۔ الحمد للہ کہ انصار اللہ نے سب سے پہلے اطلاع دی کہ انہوں نے اتنے وعدے اکٹھے کر لئے ہیں اور آخری رپورٹ جو انہوں نے کل بھجوائی ہے اس کے مطابق تقریباً تین لاکھ پونڈ کے ان کے وعدے ہیں۔ اور سب سے پہلے مجلس انصار اللہ کی طرف سے وعدے اور وصولیوں کی رپورٹ بھی آئی ہے۔ انہوں نے کچھ وصولیاں بھی کی ہیں اور وہ بھی اچھی تعداد میں ہیں۔ ماشاء اللہ۔ الحمد للہ۔ انصار نے یہ ثابت کر دیا ہے (باقی تنظیموں کو میں کہہ رہا ہوں) کہ انہیں بوڑھا نہ سمجھیں، وہ جوانوں کے جوان ہیں۔ اور میرا خیال تھا کہ جمعہ پر توجہ دلاؤں گا کیونکہ کل تک باقی تنظیموں کی طرف سے رپورٹ نہیں تھی تو کل خدام الاحمدیہ کی طرف سے بھی رپورٹ ملی ہے۔ انہوں نے بھی 5 لاکھ کا وعدہ کیا ہے۔ لیکن جس تفصیل سے انصار اللہ نے وعدے لینے کی کوشش کی ہے اس طرح نہیں بلکہ انہوں نے شاید اپنے لئے ایک ٹارگٹ مقرر کر لیا ہے اور وہ کہتے ہیں اتنی ہم وصولی کریں گے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

لیکن لجنہ کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی حالانکہ ہمیشہ یہ طریق رہا ہے کہ لجنہ تو چھلانگ مار کر آگے آنے والی ہیں۔ مجھے جو انفرادی طور پر، یہاں سے جب میں دفتر گیا ہوں تو وہاں، جو وعدے ملے وہ سب سے پہلے خواتین کے وعدے ہی تھے اور عورتیں اپنے زیور بھی آ کر انفرادی طور پر پیش کر رہی ہیں۔ لیکن بحیثیت تنظیم، لجنہ کی طرف سے ابھی تک کوئی وعدہ نہیں آیا اس لئے وہ بھی آگے بڑھیں، چھلانگ لگائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کبھی بھی مالی قربانیوں میں پیچھے نہیں رہی۔ اور مجھے امید ہے کہ اب بھی نہیں رہے گی۔ لگتا یہ ہے کہ زیادہ تفصیلی رپورٹ بنانے کی کوشش میں پڑی ہوئی ہیں۔ ابتدائی اطلاع کم از کم ان کو کرنی چاہئے تھی جو انہوں نے ابھی تک نہیں کی۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی بتایا تھا کہ (۔) فضل بھی ہندوستان کی غریب خواتین کے چندے سے ہی بنی تھی تو اب تو آپ بہت بہتر پوزیشن میں ہیں۔ میرا تو خیال یہ ہے کہ یہاں یو۔کے کی لجنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پوزیشن میں ہے کہ وہ کسی بھی ایک اچھی (۔) کا خرچ خود بھی برداشت کر سکتی ہے۔ اللہ ان کو توفیق دے۔ لیکن یہ جو تین ساری رقمیں آ رہی ہیں۔ اس کو سن کر خاص طور پر میں بریڈفورڈ والوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اب یہ نہ سمجھ لیں کہ ہمیں کافی مدد مل گئی ہے اس لئے ریلیکس (Relax) ہو جائیں اور خود جو جماعت، ریجن یا شہر نے اپنی جو کوشش کرنی تھی جو انہوں نے اصول مقرر کیا تھا اس کے مطابق وہ کوشش بہرحال جاری رہنی چاہئے۔ اگر زائد رقم ہو بھی جاتی ہے تو آئندہ انشاء اللہ کسی اور (۔) کے کام آ جائے گی۔ (۔) تو اب انشاء اللہ تعالیٰ بنانی ہیں۔ ایک دفعہ (۔) بنانے کا کام شروع کیا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہر شہر میں یہاں ہم (۔) بنا دیں۔ اور ایک اچھی (۔) بنا دیں۔ حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ یہ اظہار فرمایا تھا کہ اگر یورپ میں ہماری اڑھائی ہزار (۔) ہوں تو ہماری ترقی کی رفتار کئی گنا ہو سکتی ہے۔ تو اللہ کرے کہ جماعت کو جلد ایسی توفیق ملے کہ ہم اس تعداد میں (۔) یہاں بنائیں۔ رمضان میں ان سب لوگوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے (۔) کے لئے قربانیاں کیں اور کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی توفیقوں کو بڑھاتا چلا جائے۔

تحریک جدید ایک تربیتی مہم ہے

تحریک جدید ایک تربیتی مہم ہے جس میں ہر احمدی حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر کے ساری دنیا میں (دین حق) پھیلانے کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اس تربیتی مہم کی فرضیت کے بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا۔

’’ہر اہل ایمان کا فرض ہے کہ وہ (۔) کی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے اور کوئی روح ایسی باقی نہ رہے جس تک خدا تعالیٰ کا کلام پہنچ نہ جائے‘‘۔ (المصلح 11 دسمبر 1953ء)

جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ بابت سال نو تحریک جدید کی روشنی میں جملہ افراد جماعت (بشمول مستورات، بچگان، نومبائعین اور بچگان وقف نو) سے حسب استطاعت وعدے لے کر جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کیا جائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 39890 میں عائشہ صدیقہ گل بنت طارق محمود گل قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 20-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عائشہ صدیقہ گل گواہ شد نمبر 1 شریف احمد ولد عبدالحق بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 2 خورشدی احمد ولد عبدالحق بھوڑو چک ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر 39896 میں اوّاب ابراہیم بقاپوری ولد بقاپوری قوم جالب پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 102/ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 19-7-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اوّاب ابراہیم بقاپوری گواہ شد نمبر 1 محمد یعقوب بقاپوری ولد محمد اسحاق 102 ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 منیب ابراہیم بقاپوری ولد محمد یعقوب بقاپوری 102۔ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 39897 میں ڈاکٹر صبیحہ اکرم زوجہ محمد اکرم ملک قوم شیخ پیشہ ڈاکٹر عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 397/A ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 11-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 294 گرام 60 ملی گرام مالیتی -/218160 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/12000 روپے۔ 3۔ والدین سے ترکہ میں حصہ -/180000 روپے ملنا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ڈاکٹر صبیحہ اکرم گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد ظفر اللہ وصیت نمبر 31596 گواہ شد نمبر 2 نوید اظہر شیخ ولد شیخ محمد لطیف 459/49 ڈیفنس سوسائٹی لاہور

مسل نمبر 39898 میں مبارک احمد کھوکھر ولد احمد دین کھوکھر مرحوم قوم کھوکھر پیشہ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان ایک عدد برقبہ 3 مرلہ واقع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ مالیتی -/150000 روپے۔ نقد اس وقت مجھے مبلغ -/500 + 700 روپے ماہوار بصورت پینشن + جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد کھوکھر گواہ شد نمبر 1 ملک داؤد مظفر صدر جماعت وصیت نمبر 28694 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 26482

مسل نمبر 39899 میں کوثر پروین زوجہ بشیر احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 7 تولہ مالیت -/56000 روپے۔ 2۔ حق مہر وصول شدہ -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ کوثر پروین گواہ شد نمبر 1 ملک داؤد مظفر صدر جماعت وصیت نمبر 28694 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی سیکرٹری مال وصیت نمبر 26482

مسل نمبر 39900 میں تحسین احمد کھوکھر ولد مبارک احمد کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ مزدوری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ترگڑی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 23-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان ایک عدد واقع ترگڑی برقبہ 2 مرلہ مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ دکان ایک عدد واقع رچنا ٹاؤن لاہور برقبہ ایک مرلہ -/250000 روپے۔ 3۔ ایک عدد موٹر سائیکل ماڈل 1994ء مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد تحسین احمد کھوکھر گواہ شد نمبر 1 ملک داؤد مظفر صدر جماعت وصیت نمبر 28694 گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید بھٹی وصیت نمبر 26482

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دوخانہ رجسٹر گولبازار ربوہ
فون 212434-04524 فیکس: 213966

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ، بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
Email:knp_pk@yahoo.com

عزیز
ہومیو
پیتھک
گولبازار
ربوہ
فون
212399:
نوٹ
جمعۃ المبارک کو
سٹور کلینک موسم
کے اوقات کے
مطابق کھلا رہے گا۔
انشاءاللہ

دفتر پنجم میں شمولیت کا شرف

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5 نومبر 2004ء میں تحریک جدید کے دفتر پنجم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

’’آج سے دفتر پنجم کا آغاز ہوتا ہے انشاء اللہ۔ اب آئندہ جتنے بھی نئے مجاہدین تحریک جدید کی مالی قربانی میں شامل ہونگے وہ دفتر پنجم میں شامل ہونگے۔‘‘

دفتر پنجم میں جماعت کے جو طبقات شمولیت کا شرف حاصل کرسکتے ہیں حضور نے معین طور پر خطبہ میں ان کی نشاندہی فرمائی ہے متعلقہ ارشادات درج ذیل ہیں

’’نئے بیعت میں شامل ہونے والوں کو احمدیت میں شامل ہونے والوں کو مالی قربانی کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

’’اس دفتر پنجم میں نئے پیدا ہونے والے بھی یعنی جواب احمدی بچے پیدا ہونگے وہ دفتر پنجم میں شامل ہوں گے۔ خاص طور پر واقفین نو بچے تو ضرور بلکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ اس میں شامل ہونا چاہئے۔‘‘

’’بعض احمدیوں کا ایمان اس سے بھی تازہ ہوتا ہے کہ کسی کے اولاد نہیں ہوتی تھی تو انہوں نے تحریک جدید میں اپنے بچوں کے نام پر بھی چندہ دینا شروع کر دیا......اور اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ کچھ عرصہ بعد ان کے ہاں اولاد کی امید پیدا ہوگئی اور اب چار بچے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت 127 ممالک تحریک جدید میں شمولیت کی توفیق پاچکے ہیں۔‘‘

جماعتوں کی پوزیشن کے متعلق فرمایا: ’’اول لاہور ہے دوم کراچی ہے سوم ربوہ ہے اور اس کے بعد راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، ملتان کوئٹہ، سرگودھا، گوجرانوالہ، ڈیرہ غازی خان، نواب شاہ اور اوکاڑہ ہیں۔ ضلعی طور پر سیالکوٹ، میر پور خاص، بہاولنگر پشاور، بہاولپور، نارووال، بدین، جہلم، سانگھڑ اور وہاڑی۔‘‘

آخر میں فرمایا:۔

’’دفتر پنجم کا بھی اللہ تعالیٰ نے آغاز رمضان میں بلکہ آخری عشرہ میں کروایا ہے اس میں بھی بے انتہا برکت ڈالے اور جیسا کہ میری خواہش ہے کہ اس میں لاکھوں پہلے سال میں شامل ہو جائیں تا کہ قربانیاں کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہو۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور انور ایدہ اللہ کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

سانحہ ارتحال

مکرمہ منصورہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ آصف ممتاز صاحب سیکرٹری وقف نو سمن آباد لاہور مورخہ 10 اور 11 دسمبر 2004ء کی درمیانی رات کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر 56 سال تھی۔ آپ مکرم مرزا محمد شفیع صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ریواز گارڈن لاہور کی بیٹی اور حضرت مرزا غلام نبی صاحب مِسگر امرتسری رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی تھیں۔ اگلے دن مورخہ 11 دسمبر 2004ء کو صبح آٹھ بجے بیت الذکر سمن آباد میں مکرم حمید اللہ خالد صاحب مربی سلسلہ سمن آباد لاہور نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم ڈاکٹر ولی محمد ساغر صاحب، سرجن سرگودھا روڈ فیصل آباد نے دعا کرائی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عطاء العلیم صاحب سمن آباد اور مکرم عطاء اللطیف صاحب سمن آباد اور ایک بیٹی مکرمہ عطیہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب سرگودھا روڈ فیصل آباد یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ربوہ میں طلوع و غروب 30۔دسمبر 2004ء

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:11
وقت عصر	3:44
غروب آفتاب	5:16
وقت عشاء	6:43

شوگر کا علاج ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ فون نمبر: 212694

الفضل میں اشتہار دے کر تجارت کو فروغ دیں

پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
04524 214510 ربوہ 04942-423173

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
فون فیکٹری: 042-7924522-7924511
فون رہائش: 7832395

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-9491442 TEL: 042-6684032
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان 212837 رہائش: 214321

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
مین بازار
شاہد اسٹیٹ ایجنسی
فون آفس 5745695 موبائل: 0320-4620481

LET YOUR DREAMS COMES TRUE
Higher Education In Foreign Countries
We provide services for admission & study visa in USA, Canada, UK, Switzerland, Australia, Cyprus.
Free study In Finland, Germany, Sweden, Denmark & Norway.
Join our IELTS, TOEFL, German Language, Sat/II & GMAT Classes
Hostel facility is also available.
For further information please contact: Farrukh Luqman Cell:0303-6476707
Education concern (the renaissance school)
3-Ali Block New Garden Town, Lahore, Pakistan
(Near Kalma Chowck & Zanib Memorial Hospital)
Off # 042-5858471,5863102 Cell: 0333-4360936 Fax # 042-5860883
E-mail: edu_concern@cyber.net.pk, url: www.educoncern.tk

ڈیلرز۔ فریج، ایئر کنڈیشنر، ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج، واشنگ مشین، ڈش انٹینا، ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
ہم آپ کے منتظر ہونگے
فون: 7223347-7239347-7354873

C.P.L 29

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
Lt Col
Dr.Naseer Ahmed Malik TI(M)
Bsc (Pb), BDS (Pb) RDS,
CAE Align (USA),DOC (Canada)
Invite you at
COLONEL'S FAMILY DENTISTRY
For quality dental treatment with economical package under
proper Sterilization against HIV & Hepatitis B & C
For Appointments
Visit or call Ph:(042) 5880464
Cell:0300-4286349
Address:
25-Central Commercial Market,
C -Block, Model Town Lahore.

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
سلور لنک پرنٹنگ پریس کی جانب سے نئی برانچ سب لائم فلیکسو پرنٹر
پروپرائٹر: وسیم احمد شیخ
SUB LIME FLEXO PRINTER
کا اجراء۔ کوریا سے درآمد شدہ FLEXO DIGITAL PRINTER کے ذریعے سائن بورڈ، پینل بورڈ، فلیکس سائن نیز ہر طرح کے بینرز وغیرہ بنوانے کے لئے خدمت کا موقع دیں۔
6369887 6308750 سلور لنک پرنٹنگ پریس دربار مارکیٹ، 12 رائل پارک۔ لاہور